قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ

——عبدالرشید عراقی——

علمائے مغرب میں قاضی عیاض کا شمار محدثین عظام میں ہوتا ہے۔ آپ گوناگوں اوصاف و کمالات کا مجموعہ تھے۔ تمام علومِ اسلامیہ میں جامع' امامِ وقت اور عالم مغرب تھے۔ علمائے فن' اربابِ سیراور تذکرہ نگاروں نے ان کے علم و فضل و کمالات کا اعتراف کیا ہے اور ان کو الحافظ الکبیر کے لقب سے یاد کیا ہے۔ علامہ ابنِ خلکان نے ان کو یکے از اکابرائمہ' حفاظ و محدثین اور فقہاء و ادباء کے الفاظ سے یاد کیا ہے۔ حافظ ذہبی لکھتے ہیں کہ

> "قاضی عیاض کی علمی خدمات متنوع اور گوناگوں ہیں۔ فن حدیث میں ان کا انہماک غیر معمولی اور بے مثال تھا۔ وہ مختلف علوم اور معانی و اصطلاحات کی فہم و معرفت میں یکتا' نظم و نثر دونوں پر قادر اور فقہ' لغت' عربیت و ادب کے ماہر تھے۔ در حقیقت ان کی ذات لائق فخر اور سرمایہ کمال تھی اور وہ نہ صرف اندلس بلکہ مغرب کے علماء اور رجالِ علم کے صدر الصدور تھے"۔

ان اوصاف و کمالات کی بدولت ان کی شہرت و مقبولیت میں اضافہ ہوا۔ ابنِ فرحون لکھتے تھے کہ ان کی شہرتِ عظیم تھی۔ حافظ ذہبی کے الفاظ میں ان کو جو شہرت و مقبولیت اور غیر معمولی عظمت اور بلند مرتبہ اور وقار حاصل ہوا وہ کسی اور شخص کو ان سے پہلے حاصل ہوا نہ بعد میں۔

ولادت و خاندان

قاضی عیاض کا سن ولادت ۴۷۶ھ ہے۔ ان کا تعلق ایک علمی خاندان سے تھا' جس میں ان سے پہلے اور ان کے بعد کئی اصحابِ علم و فن گزرے ہیں۔ ان کا جائے ولادت مغرب کا مشہور شہر بستہ ہے۔

اساتذہ و تلامذہ

قاضی عیاض کے اساتذہ و تلامذہ کی فہرست طویل ہے۔ حافظ ذہبی اور ابنِ فرحون

نے اپنی اپنی کتابوں میں ان کے اساتذہ و تلامذہ کی فہرست درج کی ہے۔

تحصیل علم

قاضی عیاض نے پہلے اپنے وطن کے علماء و مشائخ سے استفادہ کیا۔ اس کے بعد اندلس جاکر قرطبہ کے علماء فن سے مستفیض ہوئے اور بعد میں بلادِ مشرق کا سفر کیا۔

علم و فضل

قاضی عیاض کے حفظ و ضبط' عدالت و ثقافت' ذکاوت و ذہانت کا اہل سیر اور علمائے فن نے اعتراف کیا ہے۔ ان کی غیر معمولی ذہانت کا یہ حال تھا کہ ۳۰ سال کی عمر سے پہلے اربابِ فن سے مناظرہ کیا اور ۳۵ سال کی عمر میں عہدۂ قضاء پر متمکن ہو چکے تھے۔ علم حدیث سے ان کو خاص شغف اور اشتغال تھا اور حدیث اور متعلقاتِ حدیث میں مکمل مہارت رکھتے تھے۔ ابنِ خلکان نے لکھا ہے کہ حدیث اور علومِ حدیث میں یکتائے روزگار اور امامِ وقت تھے۔ تفسیر' علومِ قرآنی اور فقہ و اصولِ فقہ میں بھی ممتاز تھے۔ ابنِ فرحون نے لکھا ہے کہ وہ تفسیر اور اس کے متعلقہ علوم و فنون کے تبحر عالم' مبصر' فقیہہ اور احکام و شرائع سے پوری طرح آگاہ تھے۔

قاضی عیاض نہ صرف خالص دینی علوم میں ممتاز اور فائق تھے بلکہ دوسرے علوم میں بھی ان کو مکمل دسترس حاصل تھی۔ ابنِ خلکان لکھتے ہیں کہ

> "قاضی عیاض لغت' کلامِ عرب' نحو' انساب و وقائع کے نامور عالم تھے اور اِن علوم میں اُن کو امامت کا درجہ حاصل تھا"۔

شعر و سخن کا عمدہ ذوق رکھتے تھے۔ تذکرہ نگاروں نے ان کے اشعار کی بلندی کا اعتراف کیا ہے۔ خطابت میں بھی بلند مرتبہ تھے۔ ابنِ فرحون نے ان کو بلیغ خطیب لکھا ہے۔ قاضی عیاض دوبار عہدۂ قضاء پر متمکن ہوئے۔ آپ نے محکمہ قضاء کے فرائض نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیئے اور کبھی بھی عدل و انصاف سے سرمو انحراف نہیں کیا۔

فقہی مذہب

قاضی عیاض امام دار الہجرۃ مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب سے وابستہ تھے اور ان کا

شمار مالکی مذہب کے اکابرین میں ہوتا تھا۔ اس کے اصول و فروع پر ان کی نظر وسیع تھی اور وہ اس مذہب کے جزئیات تک کے حافظ تھے۔

اخلاق و عادات

اخلاق و عادات میں قاضی عیاض کا مرتبہ بہت بلند تھا۔ تواضع و انکساری' نرم خوئی' خوش معاملگی' صبر و ضبط' عفو و تحمل' سخاوت و فیاضی' خوف و خشیت الٰہی' عبادت و ریاضت' حق گوئی و بیباکی' عجز و انکسار میں ان کی مثال نہیں ملتی تھی۔ جب تک عہدۂ قضاء پر متمکن رہے کسی بھی معاملہ میں ناانصافی نہیں کی اور اس معاملہ میں نہ کسی اپنے عزیز کی رعایت کی اور نہ پرائے کی۔ قاضی عیاض زہد و ورع میں بھی ممتاز تھے' صحیح العقیدہ تھے اور ان کو بدعات سے سخت نفرت تھی۔

جلاوطنی اور وفات

موحدین [۱] کی تحریک کا ظہور ہوا تو قاضی عیاض بھی اس تحریک میں شامل ہو گئے۔ ۵۴۳ھ کے انتشار اور طوائف الملوکی کے دور میں قاضی صاحب جلاوطن ہو کر مراکش چلے گئے۔ یہاں ان کا جمادی الاخریٰ ۵۴۴ھ میں انتقال ہوا۔

تصنیفات

قاضی عیاض صاحب کمال اور نامور مصنف بھی تھے اور ان کی تصنیفات کی اہل سیر' علمائے فن اور تذکرہ نگاروں نے تعریف و توصیف کی ہے۔ ان کی تصنیفات کمیت و کیفیت دونوں اعتبارات سے بلند مرتبہ اور علم و فن کے ذخیرہ میں بیش قیمت خیال کی جاتی ہیں۔ قاضی عیاض کی تصنیفات کو بڑی شہرت و مقبولیت حاصل ہوئی۔ قاضی صاحب کی تصنیفات

---

(۱) موحدین کی تحریک کے بانی محمد بن تومرت تھے اور ان کا تعلق قصبہ سوس سے تھا۔ بہت عالم فاضل اور قابل شخص تھے۔ امام غزالی کے تلامذہ میں سے تھے۔ ۵۱۵ھ میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی دعوت کا آغاز کیا۔ جب ان کا حلقہ اثر زیادہ وسیع ہوا تو انہوں نے مہدویت کا دعویٰ کر دیا۔ عبدالمومن جو ان کا خاص مرید اور معتقد تھا' ۵۲۰ھ میں اپنے انتقال سے پہلے اس کو اپنا جانشین مقرر کیا۔ اس نے اندلس اور بلاد مغرب سے مرابطین کی حکومت کا خاتمہ کر کے ان کو اپنے زیر نگین کر لیا۔ ۶۲۰ھ تک موحدین کی حکومت ان علاقوں میں رہی۔

کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ وہ ہر زمانہ کے اہل علم میں مقبول و متداول رہی ہیں۔ حافظ ذہبی لکھتے ہیں کہ

"قاضی عیاض کی شہرت ان کی تصنیفات کی وجہ سے ہوئی۔ یہ چار دانگ عالم میں مقبول ہوئیں اور ان کی شہرت دور دور ہوئی۔ ان کے وطن میں کسی شخص نے ان سے زیادہ کتابیں تصنیف نہیں کیں"۔

مولانا ضیاء الدین اصلاحی نے ان کی ۲۴ کتابوں کے نام اپنی کتاب تذکرۃ المحدثین میں درج کئے ہیں۔ مگر یہاں آپ کی ۴ کتابوں کا مختصر تعارف پیش کیا جاتا ہے :

جامع التواریخ : اس مبسوط اور جامع تاریخ میں اندلس اور بلادِ مغرب کے علمائے کرام اور ملوک کے حالات درج ہیں۔

مشارق الانوار : اس کتاب کا پورا نام "مشارق الانوار علی صحاح الآثار" ہے۔ یہ حدیث کی تین مشہور کتب موطا امام مالک' الجامع الصحیح البخاری اور صحیح مسلم کی شرح ہے۔ اس میں ان کی حدیثوں کے مشکل الفاظ اور غریب الفاظ کی تحقیق و تشریح' معانی و مطالب کی توضیح' راویوں کے ناموں کا ضبط اور ان کے اغلاط و اوہام اور تصحیفات وغیرہ پر تنبیہ کی گئی ہے۔

اکمال المعلم فی شرح صحیح مسلم : یہ صحیح مسلم کی شرح ہے اور امام ابو عبداللہ محمد بن علی مازری کی مشہور شرح مسلم کتاب المعلم بفوائد کتاب مسلم کا تکملہ ہے۔

کتاب الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ : یہ قاضی عیاض کی بڑی مفید' مقبول اور بے نظیر کتاب ہے' جو شفاءِ قاضی عیاض کے نام سے مشہور و معروف ہے۔ اس کتاب کی ائمہ فن اور اہل سیر نے بہت تعریف و توصیف کی ہے۔ ابنِ فرحون اس کتاب کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

"مصنف کی انفرادیت' جدت اور سبقت و تقدم کا شرف و افتخار مسلم ہے۔ لوگوں نے اس کتاب کی نقل و روایت کرکے اس سے بڑا استفادہ کیا ہے اور شرق و غرب ہر جگہ اس کا غلغلہ بلند ہے"۔

صاحب کشف الظنون فرماتے ہیں:

"یہ نہایت بیش قیمت اور مفید کتاب ہے۔ اس سے پہلے ایسی عمدہ اور نفیس کتاب

نہیں لکھی گئی۔"

حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلویؒ لکھتے ہیں :

"یہ بڑی اہم اور عجیب اور نہایت مقبول کتاب ہے۔ بعض شعرائے کرام نے اس کی تعریف و توصیف میں اشعار کہے ہیں"۔

کتاب الشفاء میں آنحضرت ﷺ کی عظمت، شان اور آپ کے جلیل القدر منصب و مقام کو قرآن مجید، حدیث نبویؐ اور ائمہ عظام کے اقوال کی روشنی میں واضح کیا گیا ہے۔

کتاب الشفاء کی غیر معمولی اہمیت کی وجہ سے اس کی شرحیں، تعلیقات اور مختصرات لکھے گئے ہیں۔ اردو میں بھی اس کے تراجم ہوئے ہیں۔

حافظ ذہبی اور بعض دوسرے علمائے کرام نے لکھا ہے کہ قاضی عیاض نے اس کتاب میں بعض ضعیف اور موضوع روایات بھی درج کی ہیں اور حدیث و اخبار کے نقد و تحقیق پر پورا دھیان نہیں دیا ہے۔

مراجع و مصادر

۱) ابنِ خلکان، تاریخ ابنِ خلکان
۲) ذہبی، تذکرۃ الحفاظ
۳) ابنِ فرحون، الدیباج المذہب
۴) شاہ عبد العزیز، بستان المحدثین
۵) محمد بن جعفر کتانی، الرسالۃ المستطرفہ
۶) ضیاء الدین اصلاحی، تذکرۃ المحدثین
۷) حاجی خلیفہ، کشف الظنون

خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کا دور

پھر آیا چاہتا ہے

اسے لانے میں اپنی ذمہ داری ادا کرنے کی فکر کیجئے۔ ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ ہمیں مسترد کر کے خلافت کا علم کسی اور قوم کے ہاتھ میں تھمادے۔